سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ریاض مجید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ریاض مجید

نعت اکادمی

سلسلہ اشاعت: 124

تاریخ اشاعت: 14/ اگست 2022

قیمت: =/500 روپے

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: مصنف

کمپوزنگ: مبشرہ آصف

تزئین: علی حسن زیدی

سرِ ورق: علی

بائنڈنگ: محمد عمران 0304-6367050

مطبع: زیدی، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300.6619124

اہتمام: نعت اکادمی

پوسٹ بکس نمبر 25 فیصل آباد

انتساب

عفّت مآب

اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہما

کے نام

ترتیب

1)۔	حمد کے واسطے اک لہجہ توانا دے دے (حمدیہ)	09
2)۔	وجود اپنے میں نعت آپ ہے دلالتِ نعت	11
3)۔	سعی جو کرتا ہوں مشکل سے ثنا لگتی ہے	19
4)۔	ساری دنیا میں دل افروز ہے قریہ تیراؐ	21
5)۔	پیڑوں پر آئے نہ پھل، پھولوں میں نکہت نہ پڑی	23
6)۔	تو پہلے آپ کو دیدا دُخو کر	25
7)۔	طیبہ میں خیال آپؐ کا لے جائے گا مجھ کو	27
8)۔	توفیقِ رب سے جب بھی نئے گھر بسائے جائیں	29
9)۔	یہ ہی نہیں ہے ہست کا دیوان، تیرےؐ نام	31
10)۔	گواہ اہلِ حرم کی، نشانی اسود کی	33
11)۔	طفیل حُبِّ رسالتِ مآب دیتا ہے	35
12)۔	جو تجھ کو نظر آئے ہیں آثارِ عظیمہ!	37
13)۔	بھول کر سب رنج و غم طیبہ چلیں	39

14)۔	ہنگام حشر اُن کی قیادت میں پائے جائیں	41
15)۔	یہ سلیقے، یہ قرینے والے	43
16)۔	تیری عطا سے ذوقِ ستائش مزید ہو	45
17)۔	بشارتوں کے لیے محوِ یاس، بیٹھے ہوئے	47
18)۔	نبی کے وصف ہیں پیشِ ہدف خیالوں میں	49
19)۔	وہ گہرے خواب کے اندر بھی بیداری میں رہتا ہے	51
20)۔	اپنی حُب پر شہادتی ہے نعت	53
21)۔	پردے تعیّنات کے سارے ہٹا کے دیکھ	55
22)۔	ہیں درودوں میں سکینت کے ذخائر کیا کیا؟	57
23)۔	اُجالنا ہے وِلا کا ظہُور ہم نے بھی	59
24)۔	صلّ علیٰ محمدٍ	61
25)۔	دنیا میں کس مقام پہ جا کر ہوئی نصیب	63
26)۔	وہ پَل بڑا ہی تھا ذی احتشام میرے لئے	65
27)۔	کارِ دنیا کی نہ یوں دَربَدری حاصل ہو	67
28)۔	سر اُن کے سوئے مواجہ خمیدہ ہوتے ہیں	69
29)۔	آشکار اس میں اگر عجز کا جوہر ہو جائے	71
30)۔	ہو کرم تیرا، تو سب مرحلے سر ہو جائیں	73
31)۔	ولا کے حرف ثنا کے بیاں کا حصّہ ہیں	75
32)۔	نارسائی کا لب ولہجہ کی ماتم ہے بہت	77

33)۔	کیا پُر اثر ہے، مطلعِ انوار آفریں	79
34)۔	سدا بہشت شمائل شمار ہوتا ہے	81
35)۔	یہ کون حُب انداز ہے طیبہ رخ	83
36)۔	جس طور دل میں پھیلتی جائیں حدودِ نعت	85
37)۔	زندگی، کب یہ طلب ہے، جم وکے سی گزرے؟	87
38)۔	’احزاب‘ کے ہے سورہ میں جو آیۂ درُود	89
39)۔	اُنؐ پہ، کہتے ہیں جن کو محمدؐ، درُود	91
40)۔	جس دن سے ہُوا نعت کا ادراک بہشتی	94
41)۔	دلوں پہ چھائی رہے یوں ہی نو بہارِ نعت	96
42)۔	ہو جس قدر، نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج	98
43)۔	جو نُور پھیلا تھا اسریٰ کی رات کے اندر	100
44)۔	حشر کے روز وہی ہوں گے سرافرازِ درود	102
45)۔	دَر آئے لب ولہجہ میں اعجاز درُودی	104
46)۔	تری تسبیح سے پُر نور، درخشاں، جگمگ	106
47)۔	ایک ایک بال جس کا ہے وقفِ ثنا ہُوا	108
48)۔	یوں عرش مکینوں کے مقابل ہے مواجہ	110
49)۔	پیشِ نگاہ ایسے رہے آیۂ درُود	112
50)۔	کر اہتمام تُو ناظر رہے محمدؐ کا	114
51)۔	بروزِ حشر اماں کی جگہ نہ ہوگی کوئی	116

52)۔ مواجہ سوچتی رہتی ہے اک تواتُر میں 118

53)۔ ہو مبارک! سفرِ حُب کے سبک گاموں کو 120

54)۔ دین ایمان تری ذات سے ہم جانتے ہیں 122

55)۔ دل سے لب تک کا سر بسر سارا 123

56)۔ گھر سے تو نکلا تھا مَیں ایک مسافر ہو کر 125

57)۔ کیسی کیفیتیں ہیں فن میں ٹھہرتی نہیں ہیں 127

58)۔ پیامِ شریعت کی تجدید ہو 129

59)۔ نہیں امکان میں بھی وہ کہیں ___ یکتا ہے دنیا میں 131

60)۔ دو چار دن جو رہا معتکف مدینے میں 133

61)۔ سوئے مدینہ رواں درُودی ہزار ہا قافلے ہوئے ہیں 135

62)۔ لگتا ہوں اپنے آپ کو الفت نگارِ نعت 137

63)۔ کیا اس سے بڑھ کے ہوگا بھلا اختصارِ نعت 139

حمد

حمد کے واسطے اک لہجہ توانا دے دے
مرے خالق! مجھے انداز یگانہ دے دے

عجز و اخلاص میں بھیگا ہُوا اسلُوب کوئی
رفتگاں زاد کوئی طرزِ پرانا دے دے

خیر واحساں میں گُندھا،خوبی ونیکی میں پھَلا
ساتھ جائے جو لحد تک‘ وہ خزانہ دے دے

میرے ماحول کو اسلاف کی پاکیزگی بخش
جس میں ہو خیر ہی خیر‘ ایسا زمانہ دے دے

ہے دعا خواب میں‘ اے مالک ومختار! مجھے
حرمِ پاک میں تُو اذن دوگانہ دے دے

وطن پاک میں آسودگی ہو شہر بہ شہر
امن، آرام، خوشی خانہ بہ خانہ دے دے

مرے مالک! مجھے شہریتِ طیبہ سے نواز
اِن کھجوروں میں کہیں مجھ کو ٹھکانہ دے دے

ہے ریاضؔ گنہ آلود کی تجھ سے یہ دعا
جس میں ہو تیری رضا ایسا ترانہ دے دے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وجود اپنے میں نعت آپ ہے دلالتِ نعت
نہیں ضرور کہ ___ کوئی کرے وکالتِ نعت

تُو اس کو صدیوں کے پھیلے تناظرات میں دیکھ
وہ مختصر ہے بہت ، جتنی ہو طوالتِ نعت!

وفور جذب رہا اُن کا بندگی طینت
جن اہلِ حرف کی قسمت ہوئی فراستِ نعت

ہماری سعی ، کرم سے ترے ہوئی مشکور
ہم اہلِ حرف کو بخشی گئی فضیلتِ نعت

حریص نعت ہوئے جتنے' نعت بخت ہوئے
ہر ایک نعت کے بعد اور بڑھی ضرورتِ نعت

گھروندے لفظوں کے کرتے رہے یونہی تعمیر
نصیب میں نہ ہوئی آج تک مہارتِ تک

ملے کہیں کوئی 'ہم نعت' تو دکھائیں اُسے
جو آتے وقت میں ہم دیکھتے ہیں صورتِ نعت

ورائے دائرۂ حیرت___اور حیرت ہے
نہ دیکھی جائے' نہ کہنے میں آئے حیرتِ نعت

خیال و طرزِ ادا میں جدید تر رہیئے
مگر کبھی نظر انداز ہو نہ صحتِ نعت!

خدا ہے ناعتِ اوّل ، رسولِ آخر کا
اِسی حوالے سے ہے ارجمند قسمتِ نعت

درُود اساسؔ جو اخلاصِ دل سے لکھی گئی
مثال آپؐ ہی کی ہو گی ایسی رؤیتِ نعت

لگے گی آئینۂ بے مثال کا کوئی عکس
میّسر اہلِ وِلا کو جو ہو گی خلوتِ نعت

خوشا جو حُبِّ اطاعت سرشت رکھتے ہیں
وہ سجدہ کیشؔ میّسر ہے جن کو صحبتِ نعت!

یہ اپنی اصل میں مائل بہ حمد رہتی ہے
ہے علم اُن کوؔ ہے وَا جن پہ اصلِ فطرتِ نعت!

درُود آشنا ہونا ہے نعت رُو ہونا
خدا نصیب کرے ہم کو کیف وعشرتِ نعت!

ہر ایک سعیِ ثنا ، ناتمام ہے اِس جا
ملے گی عرصۂ برزخ میں ہم کو فرصتِ نعت!

قلم بہ کف کبھی کاسہ بدست ہوتا نہیں
ملے گی کس کو، یہاں کس نے پائی اجرتِ نعت

درونِ خواب بھی دل ہو گا نعت آمادہ
ہر ایک ساعتِ بیدار ہو جو ساعتِ نعت!

سرِ ہنر ہے یہ قرض ایک فرض کی صورت
قضا، نہ ہم سے کبھی ہو سکے گی سنّتِ نعت!

جو لفظ آپؐ کے آداب کے منافی ہوں
کبھی قبول نہیں کرتی اُس کو غیرتِ نعت

تہہٗ وجود تک اعصاب اِس سے ہیں سرشار
زہے سرُور ثنا و خوشا حلاوتِ نعت

ازل سرشت خموشی ' اِسی کو زیبا ہے
سہاری جائے کب الفاظ سے جلالتِ نعت؟

ملیں نہ اِس کو جو شایان شایاں لفظ____ ایسی
عظیم کتنے ہی دیوانوں پر ہے لکنتِ نعت!

ادب کی سرمدی تاریخ کے حوالوں میں
کچھ اور بڑھتی گئی اپنے آپ' عظمتِ نعت

کچھ اور ہیں متقاضی ثنا کو پیمانے
ہے اہلِ نقد کی آرا سے بڑھ کے حرمتِ نعت

دُھلے دُھلے وَرق جاں پہ لفظ اتریں گے
رہے جو پیشِ تخیّل ' خیالِ عصمتِ نعت

خوشا! سلاسلِ فن کے ولا نژادوں میں
ہے ساری نسبتوں سے بڑھ کے ایک نسبتِ نعت

اُجال دے گی اندھیرے تمام برزخ کے
لحد کی تیرگی روشن کرے گی برکتِ نعت

جہاں کو چھوڑ کے آئی ہے یہ مدینے میں
نہ اس سے آگے کہیں اور ہو گی ہجرتِ نعت!

کبھی خلوص بھی معمول میں دَر آتا ہے
ثناگرو! وِلا حالو! بھلی ہے عادتِ نعت!

صفِ ستائش و خوبی میں ہے سرآوردہ
ملی ہے سیّد الاصناف کو امامتِ نعت

مَیں نعت کون سی اُن کے حضور پیش کروں
ملے جو خواب میں مجھ کو کبھی اجازتِ نعت!

ہے اس میں صورتِ احوال طیبہ حالوں کی
ورق ورق سے جھلکتی ہے جو تمازتِ نعت

یہی دعا ہے اے ربِّ زماں! کرم ہم پر
ہماری طبع پہ ہوتی رہے عنایتِ نعت

ہوئے ہیں رُو بہ محبت قرینے اُن کے بھی
ہویدا نعت گروں پر ہوئی کرامتِ نعت

انہیں بھی علم ہے اس کی درست کاری کا
ملائکہ پہ بھی روشن ہے یوں صداقتِ نعت

نَم آنکھ کا پسِ الفاظ سب کو ہو محسوس
اثر فروغ ہو بین السّطور رقّتِ نعت

کرے گی اِس میں اضافہ ہر آتی نسل ریاض
رواں دواں ہے زمانوں سے جو روایتِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سعی جو کرتا ہوں مشکل سے ثنا لگتی ہے
نعت بھی نعت نہیں، نعت نما لگتی ہے

زائرِ تازہ کوئی پاس سے گزرا ہے ___ یہ جو
چھُو کے گزری ہے مدینے کی ہَوا لگتی ہے

ہُوا آغاز، مضافاتِ مدینہ کا _ زمیں
ماؤں کی طرح جو آغوش کشا لگتی ہے

منظر آنکھوں میں کھجوروں کے نمایاں ہوئے ہیں
کیا کشادہ مجھے رستوں کی فضا لگتی ہے

شاید آ پہنچا مواجہ کہیں نزدیک ___ مجھے
نزدِ جاں بھیگے سلاموں کی صدا لگتی ہے

ہے وجود اپنا بھی دنیا میں کوئی___پہلی بار
ذات اپنی بھی معزّز بخدا لگتی ہے

ارضِ طیبہ میں پیمبر کے کفِ پا کا ہے لمس
یہاں کی ریت کرن، خاک ضیاء لگتی ہے

کیا بتاؤں مرا اِس شہر سے کیا رشتہ ہے؟
کیا بتاؤں کہ یہ مٹی مری کیا لگتی ہے!

صدا 'آمین' کی آتی ہے مواجہ سے ریاضؔ
اِس جگہ پر تو خموشی بھی دعا لگتی ہے

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ساری دنیا میں دل افروز ہے قریہ تیراؐ
ہر کسی شہر سے بڑھ کر ہے مدینہ تیراؐ

جو تجسّس کے دھندلکوں میں ہیں پوشیدہ ___ ابھی
اُن جہانوں میں پہنچنا ہے اجالا تیراؐ

عرش کی مثل ہے وہ ٹکڑا زمیں کا افضل
محوِ آرام ہے جس جا پہ سراپا تیراؐ

پھیلتی جاتی ہے جس طرح یہ دنیا ___ پَل پَل
پھیلتا جاتا ہے رحمت کا کنارا تیراؐ

دیکھنے والے اُسے دیکھتے رہ جاتے ہیں
کشش آثار ہے یوں گنبدِ خضرا تیراؐ

تیرا کردار جہاں بھر میں مثالی' لاریب!
بے گماں' لائقِ تقلید ہے اسوہ تیراؐ!

رزم میں' بزم میں' خلوت میں' جہاں بانی میں
زیست کرنے کا ہر انداز ہے پیارا تیراؐ

وحیِ رب کی بھی ضرورت نہ رہی' اِس کے بعد
سب صحیفوں سے سرافراز صحیفہ تیراؐ

وہ مشّرف ہُوا اصحاب کی صف میں آ کر
جس نے رخ حالتِ ایمان میں دیکھا تیراؐ!

اپنی کوتاہیِ اظہار سے نادم ہے ریاضؔ
ادا کس طور کرے حقِ ستائش تیراؐ!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیڑوں پر آئے نہ پھل، پھولوں میں نکہت نہ پڑی
جب تک آپ آئے نہیں خاک میں رنگت نہ پڑی

بے نمُو خاک تھی، روئیدگی کا نام نہ تھا
تیری آمد کے بغیر ارض میں برکت نہ پڑی

لفظ ناآشنا معنی سے تھے، اے امّیؐ لقب!
آپ کے آنے سے قبل اِن میں بلاغت نہ پڑی

ماں نے جب تک نہ ترے نام کی دی لوری ___ مرے
دل میں دھڑکن نہ ہوئی، نبض میں حرکت نہ پڑی

عملِ خیر میں تولا، تری رحمت نے انھیں
جب مرے اشکوں کی، اِس دہر میں قیمت نہ پڑی

کام کب کب نہ تری رحمتِ بے حد نے کیا؟
کون سے لمحے مجھے تیری ضرورت نہ پڑی!

کب گرہ دار مرا طرزِ ستائش نہ ہُوا
نعت کہتے ہوئے کب لہجے میں لکنت نہ پڑی؟

آتی تھی جالیوں سے روشنی چھَن چھَن کے مگر
اُس طرف دیکھنے کی آنکھوں کو ہمّت نہ پڑی

جب تک آغاز نہ خود رب نے کیا اُس کا ریاضؔ
کہیں عالم میں درُودوں کی روایت نہ پڑی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تو پہلے آپ کو دیداد خُو کر
مواجہ کو پھر اپنے چار سُو کر

ہو میری جستجو کا رُخ اُدھر ہی
وہ شہرِ خلد ، میری آرزو کر

ہوں وحدت کے ترانے دھڑکنوں میں
زباں کا ذکر تُو 'اللہ ھُو' کر

ترے پیارے کی مدحت کر رہا ہوں
خدایا! سعی میری سرخرُو کر

بڑا واضح، بڑا روشن، بڑا صاف
تصور میں مواجہ رُوبرو کر

خس و خاشاک سے جو لفظ ڈھونڈوں
انہیں معنیٰ سے سرافراز تُو کر

سلاموں سے لب و لہجہ اُجال_ اور
دُرودوں سے تو لفظوں کا وضو کر

مری عادات کر دے شُکر طینت
مرے اعصاب کو اخلاص خُو کر

رِیاضؔ اِس میں لے لمبے لمبے کچھ سانس
ہَوا جو جالیوں کو آئی چھُو کر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طیبہ میں خیال آپؐ کا لے جائے گا مجھ کو
پھر سرمدی خوشبوؤں سے مہکائے گا مجھ کو

جس نے مجھے آمادہ کیا اُس کی ثنا پر
اُس صنف کے آداب بھی سکھلائے گا مجھ کو

ہر نعت ہے اِس زندگی میں نعت کی اک مشق
جنت میں کہیں جا کے یہ فن آئے گا مجھ کو

مَیں رب کا بھلا سامنا کس طرح کروں گا
'پڑھ اپنی کتاب' آپ وہ فرمائے گا مجھ کو!

اعضا کی گواہی سے بڑی کیا ہو گواہی
جب برسرِ میدان وہ بلوائے گا مجھ کو

حالت مری نادیدنی، ناگفتنی ہو گی
وہ فردِ عمل جب مری دکھلائے گا مجھ کو

آئیں گے شفاعت کو مری رحمتِ عالم
درماندہ مقدّر مرا جب پائے گا مجھ کو

آغوش میں لے لی گی مجھ آپؐ کی رحمت
جب ملنے سے ہر شخص ہی کترائے گا مجھ کو

محشر میں ریاضؔ آئیں گے اک وہ ہی مدد کو
جب میرا عمل نامہ بھی ٹھکرائے گا مجھ کو!

ﷺ

توفیقِ رب سے جب بھی نئے گھر بسائے جائیں
گوشے درُود کے بھی گھروں میں بنائے جائیں

صلِّ علیٰ کے ورد سے ہم جوڑیں اینٹ اینٹ
پڑھ پڑھ درُودؐ شکر کے ردّے لگائے جائیں

اک جانماز جتنی جگہ ___ بیٹھ کر جہاں
سوچوں میں شہر، یادِ نبی کے بسائے جائیں

اپنے کو کر کے مسجدِ حضرتؐ میں معتکف
اطراف میں مدینے کے منظر سجائے جائیں

خوشبوئے مشک و عود سے مہکائیں خلوتیں
دیوار و در میں آئینے حُب کے لگائے جائیں

تنہائیوں میں بیٹھ کے جس میں کبھی کبھی
یادوں میں آنحضورؐ کی، آنسو بہائے جائیں

کچھ دیر لا کے گنبدِ خضرا کو ذہن میں
گِرد اِس کے اپنی سوچ کے طائر اڑائے جائیں

مہمیز التجاؤں کو دی جائے گریہ سے
ساتھ اپنی عرضداشت کے، آنسو بہائے جائیں

یہ آرزو ہے کاشکے! صد بار کاشکے!
گھر گھر میں یوں دُرود کے گوشے بنائے جائیں

نقشہ ریاضِ جنّہ کا رکھ کے خیال میں
سجدے جگہ جگہ پہ جبیں سے کرائے جائیں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ہی نہیں ہے ہست کا دیوان، تیرےؐ نام
ہے مستزاد اِس کا ہر امکان تیرےؐ نام

منسوب تجھ سے آخری پیغامِ کردگار
اللہ نے کیا ہے یہ قرآن تیرےؐ نام!

تیرے لئے ہے دل ہو کہ زینت پیام کی
یٰسین ہو کہ سورۂ رحمٰن تیرےؐ نام

صدقے سے تیرے سعیِ ہنر فیض یاب ہو
میری بیاضِ نعت اے حسّانؓ! تیرےؐ نام

تخلیق شش جہات کا باعث ترا وجود
ہر مصحفِ ظہور کا عنوان تیرےؐ نام

تیرے سبب ہے پیکرِ گِل میں حرارتیں
دھڑکن ہے جس سے خاک میں، وہ جان تیرےؐ نام!

تیرے سبب تسلسلِ اوقات راست رَو
دورانِ ماہ و سال کا ہر آن تیرےؐ نام

تیری نمود آبرؤ امکان و ہست کی
جو چیز بھی ہے سرورؐ و سلطانؐ تیرےؐ نام

تیرے سبب ہی سعیِ ہنر ہے ریاضؔ کی
امّی لقبؐ یہ دانش و وجدانؔ تیرےؐ نام!

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گواہ اہلِ حرم کی، نشانی اسود کی
لئے ہے حیرتیں کتنی پرانی، اسود کی

جو ہیں، جو ہوں گے کبھی، جو کبھی رہے، سب کی
شہادتی ہے نشانی، پرانی اسود کی

بروزِ حشر شہادت ہم اہلِ ایماں کی
خوشا نصیب! سنیں گر زبانی اسود کی

جُدا جُدا ہیں براہیمؑ سے ہمارے تک
شگفتہ ارب ہا یادیں سہانی، اسود کی

نظر میں اُس کی ہے کعبہ کی چار دیواری
ہے دیدنی، نگہٗ پاسبانی اسود کی

ابد نصیب ہے کعبہ سے اِس کی نسبتِ خاص
خوشا یہ منزلتِ جاودانی اسود کی

لئے ہوئے ہے کئی خلد سے جُڑے منظر
قدیم و کہنہ دنوں کی نشانی اسود کی

کس اشتیاق سے تکتا ہے ہر مُطوِّف کو
ریاض دیکھ یہ رحمت فشانی اسود کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طفیل حُبِّ رسالتِ مآب دیتا ہے
ستارہ مانگیں، خدا آفتاب دیتا ہے

ہے کیسا اُمّی وہ (قربان جائیں) دنیا کو
جو بعدِ زندگی کا بھی نصاب دیتا ہے

سخی ___ ضرورتِ سائل کو جاننے والا
سوال کرنے سے پہلے شتاب دیتا ہے

مرے پرانے اور اَزکار رفتہ لہجے کو
خود اپنے سے شَرفِ انتساب دیتا ہے

خطا سرشت بدن، جُرم کار آنکھوں کو
امیدِ عفو و شفاعت کے خواب دیتا ہے

مرے پرانے گھسے سکوّں جیسے لفظوں کو
وہ قدرِ تازہ کی نورانی آب دیتا ہے

جو التجا کو بنائے قبولیت انجام
وہی دعا کو رہِ مستجاب دیتا ہے

اجالتا ہے صفحہ صفحہ میری نعتوں کا
وہ شاخ شاخ ثنا کے گلاب دیتا ہے

سمیٹا جائے نہ آئے شمار میں جو ریاضؔ
وہ رزقِ نعت بغیرِ حساب دیتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تجھ کو نظر آئے ہیں آثارِ عظیمہ!
قسمت نہ ہوئے اور کسی کی وہ حلیمہؓ!

تُو اوّلیں ناظر تھی جِن آثارِ نبی کی
دیکھے نہیں دنیا میں کسی اور نے شیماؓ

ہر نعت سے وابستہ ہیں سو یادیں، کہیں کیا؟
ہے متن بہت تھوڑا زیادہ ہے ضمیمہ

احوال پہ سب کے کرم اے آیۂ رحمتؐ!
اعصاب ہیں خود کردہ سے سب کے سراسیمہ

نسبت کے سبب ہی سے ہے یہ سعی سرفراز
ہے کارِ ثنائے نبویؐ کارِ عظیمہ

مبروک! مواجہ یہ کھڑے زائرو، تم کو
اِن جالیوں کو چھوتی ہوئی بادِ نسیمہ

جس جس کا بھی، جب جب بھی کریں وِردِ مبارک
اسماء ہیں سبھی آپؐ کے آیاتِ کریمہ

شائستگیِ عجز، مرا بختِ ہنر ہو!
سب نعت گروں میں مرا لہجہ رہے دھیما

کچھ کچھ نظر آتی ہیں ریاضؔ اُن کے نگر میں
فردوس کی گم گشتہ تصاویرِ قدیمہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بھول کر سب رنج و غم طیبہ چلیں
جی میں آتا ہے کہ ہم طیبہ چلیں

جنت اُتری ہے زمیں کی گود میں
دیکھنے اُن کا حرم طیبہ چلیں

آخری سانس آئے اُن کے شہر میں
اب اُکھڑنے کو ہے دم طیبہ چلیں

اُس طرف سے اذن ملنے کی ہے دیر
اِذن دیں، شاہِ اممؐ طیبہ چلیں

ساتھ لے کر جائیں گے تحفہ یہی
اے مری آنکھوں کے نَم! طیبہ چلیں

لے کے ہونٹوں پر دُرودوں کی مہک
چھُونے وہ نقشِ قدم طیبہ چلیں

کوئی بھی زائر نہ ہو محرومِ لطف
سب پہ ہو اُن کا کرم طیبہ چلیں

نعت خوانو! آؤ مل کے صف بہ صف
سوئے شہرِ ذی حشم، طیبہ چلیں

قافلہ در قافلہ اب کے ریاضؔ
اہلِ حُبّؐ اہلِ قلم طیبہ چلیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہنگام حشر اُن کی قیادت میں پائے جائیں
جنت' لوائے حمد کے ہم سائے سائے جائیں

ہے جائے گریہ' وہ ہو مواجہ کہ ملتزم
ہیں کم بہت ہی جتنے بھی آنسو بہائے جائیں

اللہ کی عطا ہے یہ صد راہہ خیال
کیوں کر نہ اِس کے فائدے اے دل اٹھائے جائیں!

بند آنکھ سے خیال میں پڑھتے ہوئے درُود
پھیرے حرم کے حسبِ تمنا لگائے جائیں

کاغذ پہ بنتی جائے لَووں کی قطار سی
جو حرف لکھیّں نعت کے' وہ جگمگائے جائیں

اوجھل ہیں جن سے آپؐ کی سیرت کی منزلیں
اُن کو حرا و ثور کے رستے دکھائے جائیں

قران جب تھا طیبہ کی گلیوں میں ضوفشاں
وہ رات دن، خیال کے پردے پہ لائے جائیں

منسوب اُن سے تھے جو کریں وہ زمانے یاد
بدر و اُحد کے وقت تصوّر میں لائے جائیں

دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو ___ دس ___ اور
ہم لکھتے جائیں جتنی وہ نعتیں، لکھائے جائیں

دل ہے ریاضؔ فرطِ ندامت سے شرمناک
کیسے دعا کے واسطے اب ہاتھ اٹھائے جائیں!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ سلیقے ، یہ قرینے والے
نعت والے ہیں مدینے والے

جیتے جی دفن بقیع اندر ہیں
یہ تصوّر کے دفینے والے

کبھی مرنے پہ بھی یہ مرتے نہیں
یادِ سرکارؐ میں جینے والے!

گُر بشر دوستی کے جانتے ہیں
بغض والے ہیں نہ کینے ہیں

ہر کسی سے ہیں محبت کرتے
کھُلے بازوٗ کھُلے سینے والے

جانیں ہر ماہؓ ربیع الاوّل
تری آمد کے مہینے والے

جو کہیں اور نہیں ہوتے ہیں
ایسے ہوتے ہیں مدینے والے!

اے خوشا حشر میں جامِ کوثر
دستِ سرکار سے پینے والے!

اپنی آنکھوں میں رکھیں اشک ریاضؔ
یہ محبت کے خزینے والے

ﷺ

تیری عطا سے ذوقِ ستائش مزید ہو
اللہ مجھ کو نعت سے رغبت شدید ہو!

ہو عمر خوش گمانیوں کے سائے میں بسر
تیرے کرم کے بارے میں دل پُرامید ہو

ہو خاورؔ و صبیحؔ کی صحبت نصیب ــــــ اور
اُن سے ثنا کے بارے میں گفت وشنید ہو

مضمون اُس کا ، جو بھی کوئی نعت میں لکھوں
قرآن اور حدیثِ نبیؐ سے کشید ہو

ہے جائے شکر اُن کی شفاعت کے باب میں
دل خوش گمان ، مثبت ادا ، پُر امید ہو

اک فلم چلتی رہتی ہے آنکھوں کے سامنے
سوچوں میں پہلے عمرے کی جب باز دید ہو

پیرائے نو بہ نو ملیں اسلوبِ نعت کے
میری ثناگری کا قرینہ جدید ہو

شاہاؐ! ترے کرم سے ملے ایک ایسی نعت
میری نجات کی جو بہشتی کلید ہو

دف دل کی دھڑکنوں میں بجے عفو کی سدا
ہر آتا پل نجات کی مجھ کو نوید ہو

نکلے لحد سے ایسے قیامت کے دن، ریاضؔ
طاہرؔ کے دست راست میں 'نعتِ سعید'* ہو

❁

* طاہر صدیقی کا مجموعہ نعت

ﷺ

بشارتوں کے لیے محوِ یاس ، بیٹھے ہوئے
خیال طیبہ کا آیا اُداس بیٹھے ہوئے

ترے کرم سے وہ سارے ہوں دُور مولاؐ جو
ہیں میری خلوت جاں میں ہراس بیٹھے ہوئے

مرا سلامِ عقیدت! جہاں جہاں بھی ہیں
درُودِ حالؐ مدینہ شناس بیٹھے ہوئے

امیدوارِ شفاعت ہیں ، رحم! چشمِ کرم!
ہم اپنے دل میں ہیں اک لے کے آس بیٹھے ہوئے

ڈھلیں گے نعت میں کس طرح لامکاں اندر
خیال ہیں جو ___ بعید از قیاس بیٹھے ہوئے

بنایا اُمّتی ہم کو ، اِسی تشکّر میں
ہیں تیرے در پہ سراپا سپاس بیٹھے ہوئے

یہ کیسا جذب کا عالم ہے نعت کارکئی
خیال میں ہیں مرے آس پاس بیٹھے ہوئے

کہے بغیر ہمارے قبول ہو جائے
لبوں پہ لے کے ہیں جو التماس بیٹھے ہوئے

ہے کتنی دوسری نعتوں سے مختلف یہ ریاضؔ
ہوئی ہے آج جو افضل* کے پاس بیٹھے ہوئے

---

* افضل خاکسار

ﷺ

نبی کے وصف ہیں پیشِ ہدف خیالوں میں
اشارے جاتے ہیں جن کی طرف، خیالوں میں

عقیدتوں سے بھرۓ جذب نعت سے لبریز
سنائی دیتے ہیں نغماتِ دف خیالوں میں

نواحِ طیبہ کے ذرّاتِ نُور کے آگے
مہ و نجوم ہیں مثلِ خزف خیالوں میں

گداؤں کی طرح پھرتے ہیں اُس دیار میں ہم
زہے نصیب! یہ عزّ و شرف خیالوں میں

نبیؐ کی نعت کی نُورانیت کی نسبت نے
سخن اجال دیئے صف بہ صف خیالوں میں

ہے آرزو رہیں خوابوں میں ہم درُود بہ لب
رہیں ، صحیفۂ مدحت بہ کف خیالوں میں

نہ سعیِ نعت گئی رائیگاں، خدا کا شکر
عجیب طرح کے پائے تحف' خیالوں میں

ڈھلیں گے نعتوں کے پیکر میں جانیے کس دن!
جو مصرعے گھومتے پھرتے ہیں رف خیالوں میں

مَیں خوش گمان ہوں دُریاب ہوں گے یہ اک دن
ریاض تیرتے پھرتے صدف، خیالوں میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ گہرے خواب کے اندر بھی بیداری میں رہتا ہے
وہ دل ___ جو حُبِّ پیغمبر کی سرشاری میں رہتا ہے

تری نعتوں کے مصرعے جوڑتا ہے بیٹھتے اٹھتے
تصوّر میں یہ دل تیری ثنا کاری میں رہتا ہے

بدن صفّہ کی جانب معتکف رہتا ہے دن دن بھر
مگر جو دل ہے مقصورے کی رہداری میں رہتا ہے

توّجہ خاص اس شہرِ خنک پر ہے مرے رب کی
یہ قریہ مستقل اُس کی نگہ داری میں رہتا ہے

قریب آتے نہیں ہیں خوف وحزن‘ اللہ والوں کے
جو اُس کا ہے‘ جوارِ رحمتِ باری میں رہتا ہے

کوئی موسم ہو، کوئی وقت بھی ہو، رات یا دن کا
مسلسل گنبدِ خضرا ضیاء باری میں رہتا ہے

جھلک سوچوں میں اپنے پا ہی لیتا ہے کوئی اُس کی
مدینے کے سفر کی جو بھی تیّاری میں رہتا ہے

حذر! شہرت پرستانہ ستائش گر کی صحبت سے
جو پیہم لحن و لہجہ کی اداکاری میں رہتا ہے

مدینے میں ریاضؔ آتے، مدینے سے نکلتے پل
وہی ہے سرخرو جو گریہ و زاری میں رہتا ہے

❁

ﷺ

اپنی حُب پر شہادتی ہے نعت
دستِ قدرت پہ بیعتی ہے نعت

اِس کو کہتے ہیں سیّدالاصناف
رحمت اسلوب جنّتی ہے نعت

فتنہ و شور و شر کے عالم میں
امن و خیر و سلامتی ہے نعت

کچھ تو اُتری ہوئی ہے کاغذ پر
اور کچھ آنکھوں میں تیرتی ہے نعت

خامشی سے ظہور کرنے کو
اپنے ناعت کو ڈھونڈتی ہے نعت

اپنے بارے ہے اعتماد آگاہ
کیفیت اپنی جانتی ہے نعت

لکھنے اور پڑھنے، سننے والوں کی
نیّتوں تک کو جانتی ہے نعت

کانپ جاتا ہوں جب یہ سوچتا ہوں
لکھنے والے کو دیکھتی ہے نعت

اُن کی حُب میں کہاں کہاں پہنچا
اپنے ناعت پہ حیرتی ہے نعت!

مطمئن ہوں مجھے ریاضؔ اپنا
آرزو مند جانتی ہے نعت!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پردے تعیّنات کے سارے ہٹا کے دیکھ
'الّا' کی ممکنات میں اَسرار 'لا' کے دیکھ

رکھ ربط اس خبیر و علیم و سمیع سے
جو تجھ کو سُن رہا ہے تو اُس کے سنا کے دیکھ

انبوہ سے گریز__ مانگ اِس سے پناہ تُو
کوئی نہ پاس جب ہو تو نزد اپنے آ کے دیکھ

آدم کے رخ میں دیکھ تو ختمِ رسلؐ کی ضو
تو ابتدائے وقت میں بھید انتہا کے دیکھ

اظہار کیا ضرور ہے حُبِّ رسول کا
اہلِ جہاں سے اپنی محبت چھپا کے دیکھ

ہو جلوۂ ازل میں مراقب ___ خیال میں
نیرنگ پھر مناظرِ ’قالوا بلیٰ‘ کے دیکھ

خاک زمیں سے جو نہ سنبھل پا رہے تھے وہ
آثارِ نورؒ سدرہ پہ اُس نقشِ پا کے دیکھ

رنگِ اویسؓ یوں ہی نہیں چڑھتا ذات پر
حُبِّ نبیؐ میں ہڈّیاں اپنی گھُلا کے دیکھ

دنیائے دُوں میں ہی نہ سبھی واہ واہ ڈھونڈ
کچھ داد آخرت کے لئے بھی بچا کے دیکھ

تُو سوچ میں ریاضؔ کبھی اپنی روح کے
دستِ طلب حضورؐ کے آگے بڑھا کے دیکھ

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہیں دُرودوں میں سکینت کے ذخائر کیا کیا؟
لفظ کیا کیا ہیں یہ باطن میں، بظاہر کیا کیا!

در و دیوار حرم دیکھ کے حیرت اندیش
سوچتے رہتے ہیں کیا جانئے ذاکر کیا کیا!

سفرِ طیبہ میں ہیں، رختِ سفر میں لادے
انفعال اور ندامت کے ذخائر کیا کیا!

واقعے کتنے سفر کے ہیں بتانے کے لئے
ساتھ گھر لائے مدینے کے مناظر کیا کیا!

رازیابانہ پُر اسرار تحیّر میں گھرے
محوِ تذکیر ہیں لب دوختہ ذاکر کیا کیا؟

شاد آباد ہے اصحاب کا صفّہ اب بھی
تجربے اپنے بتاتے ہیں مسافر کیا کیا!

کِن مناظر میں، خیالوں میں پھِرا کرتے ہیں
سوچتے رہتے ہیں ہم نعت کے شاعر کیا کیا!

اب تصوّر میں بناتے ہیں ہزاروں خاکے
روضہ پر پہنچیں جو ہم، جانے کریں پھر کیا کیا؟

گھر میں بیٹھے ہوئے گم اپنے خیالوں میں ریاض
خواب تکتے ہیں مدینے کے مسافر کیا کیا!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُجالنا ہے وِلا کا ظہُور ہم نے بھی
بیاض کرنی ہے یہ نُور و نُور ہم نے بھی

جب ایک ایک بشر پیش ہوگا رب کے حضور
گزارنا ہے وہ یومِ نشور ہم نے بھی!

ہیں خوش گمان بہت تیرے لطف بے حد سے
مدینے آنا ہے اک دن ضرُور ہم نے بھی

ہم اپنی آنکھ میں اک عرض داشت رکھتے ہیں
ہے پیش کرنی کسی دن حضورؐ ہم نے بھی!

نہ سمجھے اور کوئی آپؐ تو سمجھتے ہیں
جو آس رکھّی ہوئی ہے حضورؐ ہم نے بھی

معاف ہم بھی کیے جائیں مجرموں کے شفیعؐ
قدم قدم کیے لاکھوں قصور ہم نے بھی

ہمارے لفظوں میں اظہار یاب ہوں وہ خیال
لیا ہے خوابوں میں جن کا سرُور ہم نے بھی

طواف، گنبدِ خضرا کے سائے کا کرتی
ہیں دیکھیں روحیں، مثالِ طیور ہم نے بھی

ریاضؔ یادِ مدینہ میں اک دیارِ نعت
سجا رکھا ہے مدینے سے دُور ہم نے بھی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صلّ علیٰ محمدٍ
لب پر رہے یہ رات دن

وِرد ہے کیسا خیرزا
روح کو رکھّے مطمئن

دل میں پکا یہ اسمِ پاک
نبض کی دھڑکنوں سے گِن

وقت جو طیبہ میں ملا
خُلد کے تھے وہ سال و سن

اُن کی طرف ہو تیز گام
یہ بھی نہ وقت جائے چھِن

کتنی نبھائی نعت سے
آپ ہو اپنا ممتحن!

چاہنے والے تیرے سب
ربّ ، فرشتے ، انس و جن

صلّ علیٰ نبیّنا
صلّ علیٰ محمدٍ

اُن پر ریاضؔ حیف ہے
پَل جو کٹے درُود بِن!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دنیا میں کس مقام پہ جا کر ہوئی نصیب
جیسی سکینت آپؐ کے در پر ہوئی نصیب!

اُس کے کرم سے لفظ ہوئے سیرت آشنا
شکرِ خدا جو نعتِ پیمبر ہوئی نصیب!

مصرعوں پہ جن کے مَیں نے ثنا آزمائی کی
جن کے سبب سے شانِ مطہرؐ ہوئی نصیب

جا جا کے شہر شہر کمائی نہ شہرتیں
گھر بیٹھے مجھ کو عزِّ ثنا گر ہوئی نصیب

اندازے سے زیادہ ملی دادِ نعت___اور
تحسین توقعات سے بڑھ کر ہوئی نصیب

سرشارِ نعت ایسے ہوئے ہیں مرے حواس
آسودگی وجود کے اندر ہوئی نصیب

دنیا و حشر میں جو رہی سائبانِ مہر
میرے برہنہ سر کو وہ چادر ہوئی نصیب

رزقِ ثنا بغیر حساب آپ نے دیا
روزی سخن کی مجھ کو برابر ہوئی نصیب

رہوار فکرؔ رُو بہ مدینہ ہُوا ریاضؔ
سوچوں کو ندرت آپؐ کے دَر پر ہوئی نصیب!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ پَل بڑا ہی تھا ذی احتشام میرے لئے
لکھا تھا وقت نے جس پَل دوام میرے لئے

کبھی نہ دیکھی سنی تھی یہ صورتِ احوال
ہَوا تھا غیب سے کیا اہتمام میرے لئے

مراد و مدّعا میرا تھا سامنے میرے
تھا نظمِ وقت کا خاص التزام میرے لئے

وہ ایک ثانیہ تھا خاص خاص، خاص الخاص
یقین ہی نہیں، تھا کیا نظام میرے لئے؟

خدا کا شکر مرے بختِ فن کا حصّہ بنا
خیال آیا تھا جو میرے نام، میرے لئے

مری دو آنکھیں تھیں اور وہ سنہری جالیاں تھیں
تھی حاضری وہ حضوری مقام میرے لئے

مزاج رُو مرا ماحول آس پاس کا تھا
کیا گیا تھا عجب انتظام میرے لئے

تھیں اُس گھڑی مرے بس میں جبلتیں میری
حیات سہل ہوئی گام گام میرے لئے

ہوئی ہے مجھ کو ہی ترسیل اُس کی، جو کچھ بھی
لکھا تھا لوحِ ازل پر کلام میرے لئے

گزشتہ نعت نگاروں کے طائفے کا ریاض
سلام آیا بصد احترام میرے لئے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کارِ دنیا کی نہ یوں دَربَدری حاصل ہو
تیری وابستگی بس سچّی کھری حاصل ہو!

کچھ نہیں مانگتا آقاؐ___ یہ غلام اِس کے سوا
تیری نسبت سے ہو جو تاجوری حاصل ہو

ملے وہ طرزِ ستائش جو پسند آئے تجھے
تجھ کو خوش آئے جو، وہ نعت گری حاصل ہو

جو ترے ذکر سے آباد ہوں وہ حلقے ملیں
اور خلوت تری یادوں سے بھری حاصل ہو

دل رہے فرط ندامت سے مرا عفو طلب
اور آنکھوں کو ندامت کی تَری حاصل ہو

ہو مقدّر تری گلیوں میں ہی گم ہو جانا
میں نہیں کہتا مجھے ناموری حاصل ہو

تیرے پیغام کو مَیں جان، مَیں پہچان سکوں
اِس طریقے کی مجھے دیدہ وری حاصل ہو

عدم آباد کے رستے نظر آئیں آساں
آخرِ عمر میں وہ خوش نظری حاصل ہو

میری پہچان ہو اک اُن کے حوالے سے ریاض
اُن کی نسبت سے مجھے خودنگری حاصل ہو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سر اُن کے سوئے مواجہ خمیدہ ہوتے ہیں
جو زائرانِ حرم ، طیبہ دیدہ ہوتے ہیں

شمائل اُن کے پسندیدہ ہوتے ہیں، لاریب
جن اہلِ حُب کے فضائل حمیدہ ہوتے ہیں

وہ جالیوں کے جو اَطراف میں پڑھے جائیں
وہ نعت پارے فضیلت رسیدہ ہوتے ہیں

ہیں احترام سے آگاہ اُن کے عرض گذار
وہ جیب چاک نہ دامن دریدہ ہوتے ہیں

کٹا جو وقت مدینے میں اپنا سونے میں
اب اُس کا سوچتے اورآب دیدہ ہوتے ہیں

ریاض کیا لکھیں ، حیرت ورائے حیرت ہے
کب اُن کے وصف شمولِ قصیدہ ہوتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آشکار اس میں اگر عجز کا جوہر ہو جائے
مدحت آرائی عبادات سراسر ہو جائے

عُود پرورده ہے وہ کیسی مثالی جالی
گزرے جب چھو کے ہَوا اُس کو معطّر ہو جائے

کیا نظر ہے وہ نظر دین نواز ، ایماں بخش
پڑے جس شخص پہ اصحابؓ کا ہمسر ہو جائے

بندگی پیشہ ہوں اعمال مرے ___ میری حیات
خلدِ انجامؑ مرے شافعِ محشرؐ ہو جائے!

بیٹھتے اٹھتے پڑھے صلّ علیٰ صلّ علیٰ
جنّتی ہے وہ جو اِس وِرد کا خوگر ہو جائے

حرمِ پاک کا ماحول ثواب افزا ہے
ہر عبادت یہاں معمول سے بڑھ کر ہو جائے

کیا بعید اُس کے کرم سے کہ مرا ایک درُود
جب ہو مقبول تو لاکھوں کے برابر ہو جائے

خود بخود ــــــ جب بھی کبھی حمد خدا لکھنے لگوں
شامل اس حمد میں کچھ نعتِ پیمبرؐ ہو جائے

سینکڑوں خواہشوں کی ایک یہی خواہش ہے ریاضؔ
نزع میں حالتِ ایمانؔ مقدّر ہو جائے

ﷺ

ہو کرم تیرا ، تو سب مرحلے سر ہو جائیں
میرے رستے میں جو دیواریں ہیں دَر ہو جائیں

غیرِ ممکن تو نہیں میرے گناہ و عصیاں
حَسنات اُن کے تلطّف سے سراسر ہو جائیں

قطرہ قطرہ مری یہ نیکیاں رفتہ رفتہ
بڑھ کے پھیلاؤ میں دریا کے برابر ہو جائیں

وِرد الحمد کا جاری رہے چلتے پھرتے
سانسیں اس طرح مری، حمد کی خوگر ہو جائیں

ایک بار اور کرم ، چشم کرم! ہم زائر
طیبہ کے راستے کی گردِ سفر ہو جائیں

حرم پاک کے ماحول کی برکت کے سبب
اجر میں نیکیاں معمول سے بڑھ کر ہو جائیں

اُن کی سیرت کرے کردار میں اس طرح نفوز
ہر نئے لمحے میں ، ہم پہلے سے بہتر ہو جائیں

وردِ لب ہو کلمہ میرے دمِ واپسیں ___ اور
نقش دل پر حرمِ پاک کے منظر ہو جائیں

ہو گی مقبول دعا تیری ریاضؔ اُس لمحے
گوشے آنکھوں کے جب اشکوں سے منّور ہو جائیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ولا کے حرف ، ثنا کے بیاں کا حصّہ ہیں
بہشت کی ملکوتی زباں کا حصّہ ہیں

ہمارے ساتھ خیالوں میں ہیں وہ نعت مزاج
نہیں جو سامنے‘ جو رفتگاں کا حصہ ہیں

وہ اپنے سایۂ قربت میں ہم کو دیکھیں گے
ثنا نگار‘ جو آئندگاں کا حصّہ ہیں

وہ جس زمانے کے‘ جس ملک‘ جس زبان کے ہیں
سب اک قبیلے کا‘ اک کارواں کا حصہ ہیں

یہ آشنا ہیں کسی اوّلیں وقوعے کے
یہ جاودانہ زمان و مکاں کا حصہ ہیں

ہیں سب کسی ازل آثار حیرتوں کے امیں
بہت پرانی کسی داستاں کا حصہ ہیں

محبتوں کے سیاق و سباق میں انہیں پڑھ
یہ سب عقیدتیں اک ارمغاں کا حصہ ہیں

نبیِ اُمّی لقب مستقر مرے فن کا
وہ جن کا اسم و شہادت ، اذاں کا حصّہ ہیں

لَویں ہیں ساری ریاضؔ اک چراغِ نسبت کی
یہ روشنیاں سب اک شمع داں کا حصہ ہیں

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نا رسائی کا لب و لہجہ کی ماتم ہے بہت
نعت کو ملتے نہیں ہیں لفظ، یہ غم ہے بہت

انتشار حشر میں اُن کی شفاعت کی ہے آس
ربط ہر اک امّتی کا جس سے باہم ہے بہت

اُن کے نامے میں فضیلت خلد کی لکھ دی گئی
آپؐ کی سیرت سے جن کا ربط پیہم ہے بہت

نعت لفظوں سے پرے کی کیفیت کا نام ہے
ہے پسِ معنی بہت کچھ، سامنے کم ہے بہت

جاگتے میں دیکھتا ہوں خواب مَیں اس شہر کے
اک تصّور ہے کہ آنکھوں میں مجسّم ہے بہت

اے خوشا! خدمت گری اُس کی ستائش کی ملی
جملہ مخلوقات میں سے جو معظمؐ ہے بہت

رحمت للّعالمیں کا اُس کو زیبا ہے لقب
ذی شرف ہے دوسروں سے، جو مکرّم ہے بہت

رکھ سدا پیشِ نظر حُسنِ توازن آپؐ کا
کارِ ہستی منتشر ہے اور مبہم ہے بہت

اُن کے اسوہ کا بیاں پورا نہیں ممکن ریاضؔ
سلسلہ الفاظ کا کوتاہ و بیدم ہے بہت

ﷺ

کیا پُر اثر ہے ، مطلعِ انوار آفریں
اللہ! نعتِ سیّدِ الابرارؐ آفریں

ہر لفظ خلد زارِ مدینہ کی سیر ہے
ہے مصرع مصرع نعت کا اَسرار آفریں

اک نُور کی لکیر ہے لب سے مواجہ تک
الفاظ ہیں درُود کے اَنوار آفریں

کِس اشتیاق سے ہے تُو اُن کا ثنا گزار
تجھ پر سلام ہو دل حُب دارؐ آفریں!

انسانیت کا حسنِ توازن اُنھی سے ہے
اُن کی حیاتِ پاک ہے اقدار آفریں

صدیوں کی حکمتوں پہ محیط آپؐ کا کلام
ہے ہر حدیثؑ دیدۂ بیدار آفریں

غمگیں دلوں کو حوصلہ و صبر کا پیام
بات ایک ایک آپؐ کی گلزار آفریں

جو جان کے عدو تھے بنے جانثار وہ
اُسوہ ہے آنحضورؐ کا کردار آفریں

پہلو ہیں جتنے اسوۂ سرکارؐ کے ریاضؔ
سب کار ساز، کار کشا، کار آفریں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سدا بہشت شمائل ، شمار ہوتا ہے
وہ دل جو عشقِ نبیؐ پر نثار ہوتا ہے

تلاشِ نعت میں جب دُور جا نکلتا ہے ذہن
عجیب بھید کوئی آشکار ہوتا ہے

سُجھاتا ہے نیا مضمون کوئی، آپ ہی آپ
ورائے جاں کہیں ربط استوار ہوتا ہے

وہاں زمین نہیں ہوتی پاؤں کے نیچے
بہشت ہی کا کوئی مرغزار ہوتا ہے

حرم کا نُور سے اجلا، دُھلا دھلا ماحول
ہر اک مزاج ہی کو سازگار ہوتا ہے

فضائیں رکھتی ہے دل کو قرینے کے تابع
اگرچہ دل پہ کسے اختیار ہوتا ہے؟

تقدّس اتنا ہے اُن نور جالیوں میں _ اُدھر
نظر اٹھاتے یہ دل شرمسار ہوتا ہے

مدینہ ایک ہی خوش بخت شہر دنیا کا
جہاں قیام کا پَل پَل شمار ہوتا ہے

پھر اذنِ حاضری ہو، پھر بلائے جائیں ریاضؔ
وہاں سے آتے ہی یہ انتظار ہوتا ہے!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کون حب انداز ہے طیبہ رخ
ہم لحن ، ہم آواز ہے طیبہ رخ

کس کی کشش ہے مستقل کیوں میرا
دل مائلِ پرواز ہے طیبہ رخ

الفاظ نسبت بند ہیں کعبہ رُو
مفہوم کا دَر باز ہے طیبہ رخ

صبحِ ازل سے نعت خُو لوگوں کی
جاں کا سفر آغاز ہے طیبہ رخ

کس کی جبلّت میں گُندھی ہے رحمت
کون آبگینہ ساز ہے طیبہ رخ

بنتی ہے سونا خاک جس کو مل کر
وہ صاحبِ اعجاز ہے طیبہ رخ

جملہ رُسل کی صف میں جو بھی کوئی
ہے منفرد، ممتاز ہے طیبہ رخ

ہر اک ادھر کی سمت ہی تکتا ہے
سر بستہ کیسا راز ہے؟ طیبہ رخ

سرگرم ہیں سب نعت جُو طیبہ کو
یہ کیسی سعی و تاز ہے طیبہ رخ

لاریب خلقت میں ریاضؔ اک ہے وہ
جو باعثِ ہر ناز ہے طیبہ رخ

ﷺ

جس طور دل میں پھیلتی جائیں حدود نعت
بڑھتا ہی جا رہا ہے ہنر میں سرودِ نعت

نعتِ درُود تو لکھا کرتے ہیں نعت کار
کم کم لکھا گیا ہے مگر یاں درودِ نعت

اُس سے مصافحہ کریں نوری ملائکہ
گر نعت کار خود میں ہمہ ہو وجودِ نعت

سعیِ ثنا کا وقفہ جو ہے شعر شعر میں
ایک اعتبار سے ہے یہ چُپ بھی درودِ نعت

دائم درود خواں اسے محسوس کرتے ہیں
پھیلا ہُوا مدینے میں ہر سو ہے عودِ نعت

اصحابؓ ایسے چہروں میں ہوتا یہ جلوہ گر
گر آدمی کی شکل میں ہوتا وجودِ نعت

عہدِ صحابہ سے چلی، کس احتشام سے
اردو زبان تک چلی آئی ہے رودِ نعت

ممکن ہے ایک مصرع بھی لکھّا نہ جا سکے
پیشِ نظر ہمیشہ رہیں گر قیودِ نعت

الفاظ میں ظہور نہیں کرتی اِس کی لَو
جب تک نہ ہو ریاضِ حِسوں میں نمودِ نعت

ﷺ

زندگی، کب یہ طلب ہے، جم و کے سی گزرے؟
مطمئن ہُوں جو فقیرِ حرم ایسی گزرے

سرمدی نغمگی کی آئے مہک سوچوں سے
دل میں آواز کوئی نغمۂ نے سی گزرے

جیسے سوتے ہیں بہشتی، وہاں سوئیں ایسے
خلوتِ قبر میں فردوسیوں جیسی گزرے

'یا عبدی' سے مخاطب کرے رب نزع کے وقت
جو گزرتی ہے رضایابوں سے، ایسی گزرے

گم شدہ حکمت و دانش کے کریں نقش تلاش
اندلس و قرطبہ و کوفہ و رے سی گزرے

آپؐ کی رحمت بے پایاں سے ہم غافلوں پر
جو گزرتی ہے حُب کاروں سے، ویسی گزرے

تری رحمت سے، گھڑی آخری، اس زندگی کی
ہم گنہ مانسوں پر ناجیوں جیسی گزرے

ولولہ حُبِّ نبیؐ کا ہو تموّج ساماں
دھیان سے جب کوئی کردار اویسی گزرے

جب بھی اُسؐ ماہِ رسالت کا خیال آئے ریاضؔ
دل میں لَو طیبہ کی، خونِ رگ و پے سی گزرے

ﷺ

'احزاب' کے ہے سورہ میں جو آیۂ درُود
اُس کا اک ایک لفظ ہے خود سورۂ درُود

غور اُس کی معنویتِ باطن پہ جو کریں
دل میں نکل پڑے گا کوئی چشمۂ درُود

پیہم جہاں سے مستقل اُس بارگاہ میں
شام و سحر پہنچتا ہے گلدستۂ درُود

پہنچے گی تا بہ حشر مہک اُس درُود کی
مہکا رہے گا تا بہ ابد تحفۂ درُود

جبریلؑ کی نظر سے جو دیکھیں پتہ چلے
ہر اینٹ ہے مواجہ کی آئینۂ درُود

مغلوبِ حال؟ سیّد الاذکار جان اسے
ہے کوئی اور ذکر بھی ہم رتبۂ درُود؟

اَذکار چہرہ رکھتے ہیں اور سوچتا ہوں مَیں
ہو گا حضورِ پاک سا ہی چہرۂ درُود!

رب ہے درُود خوان، سو ہے پوری کائنات
ہم کیش و ہم طبیعت و ہم پیشۂ درُود

ربّ کے کرم سے اِس میں اضافہ ہو بے شمار
جب حشر میں ریاض کھُلے بستۂ درود

❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنؐ پہ کہتے ہیں جن کو محمدؐ ، درُود
بے حساب و شمار اور بے حد درُود!

ہے طلبگار ہر اک مسلمان سے
اسمِ احمدؐ سلام اور محمدؐ درُود!

سارے اذکار و اشغال میں منفرد
معتبر، مفتخر، احسن، امجد درُود!

آسماں آشنا، عرش نسبت کرے
خاکِ بے مایہ کا قامت و قد، درُود!

اور کسی ذکر کی تجھ کو حاجت نہیں
کر لے طے زیست کا تُو جو مقصد، درُود!

اس یقینِ قبولیت سے پڑھو
سُن رہے ہیں تمہارا' محمدؐ درُود!

ہیں کچھ ایسے بھی ذاکر، گراک صد پڑھیں
تو ملائک لکھیں، الف ہا صد درُود!

جن کا دائم وظیفہ ہو صلِّ علیٰ
مر کے بھی پڑھتے ہیں زیرِ مرقد، درُود!

ہوتے ہی داخل اُس شہر میں، زائرا!
پڑھ ، نظر آئے جب سبز گنبد، درُود!

کیا قبولیت انجام یہ وِرد ہے
ہے مکمل عبادت مجرّد درُود!

ذاکر اس کا ہے محفوظ فتنوں سے___ہے
بلّیات اور آفات کا رَد درُود

اُنؐ کے احساں سے تَر آنکھ بھی ارمغاں
لفظوں میں ہی نہیں ہے مقیّد، درُود

اے ریاضِؔ حُب آگاہ، مت بھولنا
ساعتِ بوسۂ سنگِ اسوؔدُ درُود

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

جس دن سے ہُوا نعت کا ادراک بہشتی
ہر لفظ ہے پہنے ہوئے پوشاک بہشتی

کچھ اور ہوئے ارضِ مدینہ کے مراتب
مس ہو کے ترے پا سے ہوئی خاک بہشتی

جب عازمِ معراج ہوئے رحمتِ عالم
سب ہوتے گئے راہ کے افلاک ، بہشتی

ہر شے ہمہ اعلیٰ ، ہمہ خوبی ہے وہاں کی
ہوتے ہی نہیں ہیں خس و خاشاک بہشتی

جو نعت نگار آپؐ کے ہیں ، تازہ بہ تازہ
ملتی ہے انہیں غیب سے خوراک بہشتی

جو کشت مری رکھتی ہے شاداب ہمیشہ
ہے جاں میں مرے، کوئی رگِ تاک بہشتی

اوصاف ریاض آپؐ کے جن سے کئے تحریر
وہ لوح و قلم بھی لگیں املاک بہشتی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دلوں پہ چھائی رہے یوں ہی نوبہارِ نعت
بنا رہے جو وجود اپنا مرغزارِ نعت

جو ایک نعت کبھی آج تک لکھی نہ گئی
نہ ہو گا ختم کبھی اُس کا انتظارِ نعت!

لکھے خلوص سے مدحت نگار جو ، اُس کی
رہے لحد پہ بھی سرسبز شاخسارِ نعت

مرا خمیر اٹھایا گیا اِسی لئے پر
ہے اِس طریق سے دل میرا سازگارِ نعت

مری دعا ہے رسالت مآب کے صدقے
ہمیشہ خرّم و شاداں رہے دیارِ نعت

ریاضؔ نغمۂ صلِّ علیٰ محمدؐ سے
سدا مہکتا رہے موسمِ دیارِ نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جس قدر ، نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج
شام و سحر نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

وقتِ تہجد اشکوں کی صورت، خلوص سے
اے چشمِ تَر! نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

جان ایک ایک پل کو غنیمت، کر احتیاط
اے بے خبر! نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

سیرت سے اُن کی، نعت کے مضموں کشید کر
اے نعت گر! نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

غافل نہ ہو مقامِ رسالت مآب سے
اے بے بصر! نبیؐ پہ درود و سلام بھیج

ہشیار باش ــــ ذات و صفات رسولؐ سے
رہ با خبر! نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

رکھ اُس نبیؐ کی شانِ شفاعت کو سامنے
اے خوش نظر! نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

عادت بنا ، تسلسلِ اوراد کر شعار
مت مختصر! نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

جس کی خبر ملائکہ کو بھی نہ ہوں ریاض
آہستہ تر! نبیؐ پہ درُود و سلام بھیج

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو نُور پھیلا تھا اسریٰ کی رات کے اندر
چھلک رہا ہے کئی معجزات کے اندر

جو شاہ طیبہ کی دہلیز چھو کے آئی ہیں
ہوائیں پھیلی ہیں وہ کائنات کے اندر

جو اُن کی زمزمِ نسبت کی رکھتی ہو تاثیر
وہ روشنائی ہو میری دوات کے اندر

جو خیر آج ہے دنیا میں ، اُنؐ کا صدقہ ہے
ہے ذات اُنؐ کی جہانِ صفات کے اندر

عطا ہے صلِّ علیٰ کی دلِ زمانہ میں
مہک درُود کی ہے شش جہات کے اندر

ہمیشہ کے لیے دانش فزا ہے اُنؐ کا کلام
ہزار حکمتیں ہیں بات بات کے اندر

زمانے پاتے ہیں فیضان اُن کی سیرت سے
ہے ایسی شانِ کرم اُن کی ذات کے اندر

کبھی کبھی مجھے ہوتی ہے حیرت اپنے پر
روانی کیسے ہوئی میرے ہاتھ کے اندر

جو اُن کی نسبت حُب نے عطا کیا ہے ریاضؔ
وہ نُور ہے مرے اوراقِ نعت کے اندر

ﷺ

حشر کے روز وہی ہوں گے سرافرازِ درود
للہ الحمد وہ جو پائیں گے اعزازِ درُود

لب سے ہوتا ہُوا سرکارؐ تلک جاتا ہے
منفرد کتنا ہے یہ رتبۂ اندازِ درُود

کہیں پہلے بھی تھا یہ وردؔ یہ اللہ سے پوچھ
یا ہُوا سورۂ احزاب‘ سے آغازِ درُود

لب پہ آتے ہی لپکتا ہے مدینے کی طرف
سوئے حضرتؐ ہے سدا مائل پروازِ درُود

کیوں ہے خالق کو بھی یہ کارِ عبادت محبوب
کون سمجھے گا‘ سمجھ پایا کوئی رازِ درُود؟

کیوں فضیلت ہے بڑی اس کی، عمل نامے میں
اہلِ نسبت ہی سمجھتے ہیں یہ اعجازِ درُود

اللہ اللہ ہیں خاکی بھی صفِ نوری میں
ہوں مَیں ہمراہ فرشتوں کے ہم اعزازِ درُود

ایسے لگتا ہے کبھی، سرمدی لحن و لب سے
کوئی ہوتا ہے مرے ساتھ ہم آوازِ درُود

ایسے حُب داروں کی صحبت تُو سدا ڈھونڈ ریاض
اے خوشا! جن کی خموشی بھی ہے غمّازِ درُود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَر آئے لب و لہجہ میں اعجاز دُرودی
ہو جائے خدایا! مری آواز دُرودی

صلِّ علیٰ جاری ہے سدا جن کے لبوں پر
انفاس کے اُن کی ہوئی پرواز دُرودی

یہ وردِ خدا آشنا ہی اُن کی غذا ہے
وَا جن کی بصیرت پہ ہُوا راز دُرودی

مَیں دیکھتا رہتا ہوں جسے جاگتی آنکھوں
اک خواب ہے میرا کوئی دمساز دُرودی

انساں ہیں مگر نور سے واصل نظر آئیں
ایسے بھی ہیں کچھ صاحب اعجاز دُرودی

اس وِرد میں ہر شے تمہیں مشغول ملے گی
پیدا ہو نگاہوں میں گر انداز دُرودی

کام آئے گا محشر میں وہی ، اتنا رہے یاد
تھوڑا سا ہو جو رخت ، پس انداز دُرودی

دیتی ہے دکھائی جو ترے لحن و ہنر میں
ہو تجھ کو مبارک یہ تگ و تاز ، دُرودی

مقبول ریاض ایک یہی وِرد ہے ، جس کا
انجام دُرودی ہے اور آغاز دُرودی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تری تسبیح سے پُرنور، درخشاں، جگمگ
بزمِ موجود حسیں، عالمِ امکاں جگمگ

تری تعلیم سے ہے نُور گلِ آدم میں
ترے اذکار سے ہے باطنِ انساں جگمگ

ترے تذکار سے اعصاب ہیں روشن روشن
تری سیرت سے ہے ماحولِ دل و جاں جگمگ!

ترے ہونے سے منور ہے صحیفہ 'کُن' کا
تری موجودگی سے اُس کا ہے عنواں جگمگ

لحن سے تیرے سند یافتہ ہے متن اُس کا
ترے فرماں سے ہے ہر آیتِ قرآں جگمگ

حکمرانی کرے حُب تیری مرے ذرّوں پر
قبر میں بھی رہے یہ سلطنتِ جاں جگمگ

رحمتِ عالمیاں! تیری کرم پاشی سے
ہے تہہٗ خاک بھی اک شہرِ خموشاں جگمگ

تیری حکمت نے جلا رکھّے ہیں دانش کے چراغ
خلیے خلیے میں ہے اک قریۂ عرفاں جگمگ

لفظ در لفظ ستائش کی ہے تنویرِ ریاض
صفحے صفحے پہ ہے اک فصلِ بہاراں جگمگ

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ایک بال جس کا ہے وقفِ ثنا ہُوا
خاکِ مدینہ سے ہے بدن وہ بنا ہُوا

تاثیر اور ہی مرے الفاظ کی ہوئی
جس دن سے اہلِ جذب کا مَیں ہم ثنا ہُوا

جو طبع عجز خُو ہوئی، وہ جنّتی ہوئی
وہ دل بہشت رُو ہُوا، جو بے اَنا ہُوا

مغرب کی ہو رہی تھی حرم میں اذان، جب
پہلے پہل حرم سے مرا سامنا ہُوا

اخلاص سے جلایا گیا جو چراغ لفظ
کب کینہ و حسد کی ہَوا سے فنا ہُوا؟

کیا دل تھا وہ کہ حُب میں ہوئی جس کی پرورش
کیا ذوق تھا جو یادِ نبیؐ میں گھنا ہُوا!

اُس کو ہے خود جلو میں شفاعت لئے ہوئے
جس دل کا وِرد 'ربنّا واغفرلنا' ہُوا

کس منہ سے اُن سے ہوگا شفاعت طلب یہ سوچ
اُنؐ سے ہجومِ حشر میں جب سامنا ہُوا!

حُبِّ نبیؐ کی لوریوں سے لحن یاب تھیں
جن میں بسر ریاض مرا بچپنا ہُوا

❁

صلی اللہ علیہ وسلم

یوں عرش مکینوں کے مقابل ہے مواجہ
جس طرح حدِ عرش میں شامل ہے مواجہ

محبوب ہے اللہ کا، اللہ سے واصل
جو غور کریں عرش سے واصل ہے مواجہ

دل، شہرِ مدینہ کا ہے سرکار کی مسجد
سرکار کی مسجد کا مگر دل ہے مواجہ

بس جی میں یہ آتا ہے اسے دیکھتے رہے
دیدارِ ہمہ عمر کا حاصل ہے مواجہ

پڑھتے ہیں درُود آپؐ پہ وہ بیٹھتے اٹھتے
بیداریوں میں جن کے مقابل ہے مواجہ

ہیں اور ہی کچھ طرح کے اَسرار وہاں پر
سب زائروں پر مہر سے مائل ہے مواجہ

اِس ارض کا حصہ نہیں لگتا یہ علاقہ
فردوس صفت ، خُلد شمائل ہے مواجہ

ہے کس میں سکت دیکھ سکے اِس کی حقیقت
کر شُکر کہ خود دید میں حائل ہے مواجہ

کردار ہے زندہ یہ دیارِ نبَویؐ کا
کب زائروں کے حال سے غافل ہے مواجہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیشِ نگاہ ایسے رہے آیۂ درُود
فردِ عمل میں بڑھتا رہے مایۂ درُود

دیکھیں مدام صلِّ علیٰ کے تناظرات
ایسے دل و نظر پہ رہے سایۂ درُود

محشر کی مفلسی سے بچا اپنے آپ کو
کر جمع جتنا ہو سکے سرمایۂ درُود

لہجہ جدا ہو قریۂ رقت نواز میں
کچھ اور ڈھب کا ہو یہاں پیرایۂ درُود

تعداد و کیفیت میں موثّر یہ وِرد ہو
اوقاتِ زندگی رہیں پُرمایۂ درُود

ہم کو ہے کیسے اپنی پنہ میں لئے ہوئے
نظمِ جہاں پہ پھیلا ہُوا سایۂ درُود

فردِ عمل میں رکھّا گیا اِس کو سر بلند
بالا ہے اور نیکیوں سے پایۂ درُود

صلّ علیٰ سا اور کوئی وِرد ہے کہاں؟
کیا اور کوئی ذکر ہے ہم پایۂ درُود؟

دہرائیں اِس کو کیوں نہ قوافی میں بار بار
اتنی ہے دلنشین ریاض آیۂ درُود

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کر اہتمام ___ تُو ناظر رہے محمدؐ کا
سدا خیال میں زائر رہے محمدؐ کا

درُود پڑھتا رہے اٹھتے بیٹھتے اُن پر
تُو اس طریقے سے ذاکر رہے محمدؐ کا

اِسی سبب سے تیری نسبت اُن سے ہو گی قوَی
جو حصۂ یاد میں وافر رہے محمدؐ کا

شمائل اُن کے ہنر میں کشید کرتا رہے
ترا خیال مصوِّر رہے محمدؐ کا

شناخت اُن کی نمایاں ہو ___ تیرے لفظوں میں
ہمیشہ رابطہ ظاہر رہے محمدؐ کا

اکھڑتے سانسوں میں جب لب پہ اُس کا کلمہ ہو
خیال ساعتِ آخر رہے محمدؐ کا

روانہ ہونے لگے روح جب عدم کی طرف
تو چہرہ آنکھ میں حاضر رہے محمدؐ کا

دعا ہے ___ حصہ توجہ کا ، اذنِ مولا سے
مرے نصیب میں وافر رہے محمدؐ کا

خدا سے مانگ دعا دل سے اے ریاض مجید!
بہشت میں بھی تُو شاعر رہے محمدؐ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروز حشر اماں کی جگہ نہ ہو گی کوئی
ترےؐ کرم کے علاوہ پنہ نہ ہو گی کوئی!

اُس آن پاس ہمارے بجز درُود و سلام
بچاؤ کے لئے خود و زرہ نہ ہو گی کوئی

گناہگار ، نہتے، بغیر خیر و ثواب
معاونت کو عمل کی سپہ نہ ہو گی کوئی!

ہے جیسی میری نجس کالکوں میں لتھڑی ہوئی
جہاں میں فردِ عمل یوں سیہ نہ ہو گی کوئی!

حیات کو کیا مسمار جس طریق سے خود
یوں اپنے ہاتھوں سے بستی تبہ نہ ہو گی کوئی

ریاضؔ ماندہ پہ محشر میں میرے پیارے حضورؐ
ترے علاوہ کرم کی نگہ نہ ہو گی کوئی!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مواجہ سوچتی رہتی ہے اک تواتُر میں
سدا سے آنکھ ہے اک عالمِ تحیّر میں

کشید حیرتیں کیں اُس نے نعت سے کیا کیا؟
وہ جس نے برتا ہے اِس کو نئے تناظر میں

کیا ہے جذب کی خوشبو کو نعت سے آمیز
ہمیشہ رکھّا ہے سرکارؐ کو تصوّر میں

سدا بہار ہے یادِ مدینہ_رخ اپنا
نہیں بدلتی یہ ماحول کے تغیر میں

رکھ اس کے لے مَلکوتی صدا سے ہم آہنگ
ہمیشہ پال اسے سرمدی تدبّر میں

خوشا نصیب وہ اہل وِلا جنھوں نے ریاضؔ
گزاریں زندگیاں نعت کے تفکر میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو مبارک! سفرِ حُب کے سبک گاموں کو
مدحت و نعتِ رسالت کے خوش انجاموں کو

اُنؐ کی صحبت میں بلالؓ ایسے ہوئے سیّدِ قوم
پختہ تر اُنؐ کی فراست نے کیا خاموں کو

نعت کی سعیِ جمیلہ کا اثر تھا جس نے
کیا سرشار مری صبحوں، مری شاموں کو

اللہ اللہ تری نعت میں لکھّے کچھ شعر
نامور کر گئے ہم سینکڑوں بے ناموں کو

آپؐ کی یاد نے سرشار رکھا کیسے مری؟
شب کی تنہائیوں کو، صبح کے ہنگاموں کو

حکمت آمیز کریں شعر کی تاثیر کے ساتھ
کریں نعتوں میں رقم آپؐ کے پیغاموں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین ایمان تری ذات سے ہم جانتے ہیں
ہم شریعت کو ترے نام سے پہچانتے ہیں

روشناس آپ نے بندوں کو کیا خالق سے
آپؐ نے جس کو کہا' اُس کو خدا مانتے ہیں

نعت سے بڑھ کے نہیں کوئی بھی صنفِ اظہار
اہلِ حُبّ خاتم الاصناف اِسے جانتے ہیں

آپؐ کے ذکر سے ہم جن کو نہ روشن کر پائیں
ایسے اوقات کو ہم رائیگاں گردانتے ہیں

وحشتِ حشر کا خوف آتے ___ تصوّر میں ریاضؔ
خود پہ ہم اُن کی شفاعت کی ردا تانتے ہیں

❁

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دل سے لب تک کا سر بسر سارا
نعت ہے خیر کا سفر سارا

مشتمل سعیِ نعت پر ہے جوؔ رب
کرے مقبول یہ ہنر سارا

برکتِ نعت سے مہکتا رہے
میرا ماحول، میرا گھر سارا

ہر قدم پر مرا عمل ہو جائے
کار ساز اور کارگر سارا

یہ جو پھیلا ہُوا ہے کارِ نعت
کیسے ہو گا یہ مختصر سارا؟

حمد کاری ہو یا ثنا گوئی
خیر ہی خیر ہے ہُنر سارا

لگتے ہیں سہل رستے طیبہ کے
کتنا آساں ہے یہ سفر سارا

رہیں ہم خوش گماں قیامت سے
دُور ہو جائے دل سے ڈر سارا

آ گیا جب حوالہ اُن کا ریاضؔ
ہو گیا کام معتبر سارا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گھر سے تو نکلا تھا مَیں ایک مسافر ہو کر
واپس آیا ہوں مدینے کا مَیں زائر ہو کر

ارجمند اِس کو مواجہ کی زیارت نے کیا
خاک سے زر ہوئی جاں روضے کی ناظر ہو کر

ہم نے ہر اک کو بدلتے ہوئے دیکھا ہے وہاں
کیسے لگتے ہیں فرشتے وہاں طائر ہو کر!

اختیار اپنی جبلّت پہ نہیں رہتا وہاں
آپ بن جاتے ہیں تصویر مصّوِر ہو کر

روشنی جالیوں سے پھُوٹتی دیکھی کیسی
آنکھ مدہوش ہوئی جزوِ مناظر ہو کر

وہیں رہتے ہیں بہ باطن وہ مدینہ سرشار
گھر پلٹتے ہیں وہاں سے جو بظاہر ہو کر

دَر و دیوار ، توجہ میں ہوئے ہیں منقوش
روضہ ازبر کیا یوں قلب میں ذاکر ہو کر

میرا اُسلوبِ ثنا اور مرا پیرایۂ نعت
ہو گیا سب سے جُدا ، طُرفہ و ناظر ہو کر

اپنی کوتاہیِ فن سے یہ شکایت ہے ریاض
کیوں ہیں معذور ثنا کرنے سے شاعر ہو کر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کیسی کیفیتیں ہیں فن میں ٹھہرتی نہیں ہیں
لفظ ملتے نہیں ہیں، طرزیں سنورتی نہیں ہیں

آئینے فن کے نَم آلود ہوئے جاتے ہیں
شکلیں اُس نُور کی لفظوں میں نکھرتی نہیں ہیں

ایسی بھی یادیں ہیں اُس شہرِ خنک کی جو ابھی
ذہن میں پھرتی ہیں، کاغذ پہ اترتی نہیں ہیں

کس قدر جلد کٹے تھے حرمِ پاک کے دن
اُن سے وابستہ جو یادیں ہیں گزرتی نہیں ہیں!

سرمدی دُھند سی آثار پہ چھا جاتی ہے
ضوفشاں جالیوں پر آنکھیں ٹھہرتی نہیں ہیں

کیسے آداب ہیں مقصورے کی رہداری کے
بے وضو پاؤں ہَوائیں یہاں دھرتی نہیں ہیں

پُر اثر کیسے ہو نعت ، آخرِ شب کی گھڑیاں
جب تک الفاظ میں نم اشکوں کا بھرتی نہیں ہیں

کبھی ہوتی ہے فن اپنے پہ ندامت جس وقت
کام کچھ بھی مری تنہائیاں کرتی نہیں ہیں

حرمِ پاک کی اور گنبدِ خضریٰ کی ریاض
حجرۂ ذہن سے تصویریں اُترتی نہیں ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیامِ شریعت کی تجدید ہو
سدا اُن سے بیعت کی تجدید ہو

جو رکھتے ہیں اُن سے، ہر اک سانس میں
اُسی ربط و نسبت کی تجدید ہو

نہ دل پر کبھی آئے غفلت کی گرد
دوامی عقیدت کی تجدید ہو

سدا اُن کی آل اور اصحاب سے
وِلا کی ارادت کی تجدید ہو

درودِ براہیمؑ ہو وردِ لب
ہر اک پل محبت کی تجدید ہو!

مرے ہر سلامِ محبت کے بعد
مری اُن سے چاہت کی تجدید ہو

کروں پیروی آپؐ کی جس گھڑی
خُدا کی اطاعت کی تجدید ہو

نویدِ حضوری عطا ہو مجھے
پھر اذن و بشارت کی تجدید ہو

ہر اِک تازہ نعتِ پیمبرؐ کے بعد
ریاض اپنی عادت کی تجدید ہو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہیں امکان میں بھی وہ کہیں ــــــ یکتا ہے دنیا میں
وہی ہے ایک، سب اچھّوں سے جو اچھّا ہے دنیا میں

وہ نام اک ـــــ جس کو سُن کر اکثر آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
محمّدؐ کے علاوہ کس کا ہوسکتا ہے دنیا میں؟

گناہوں میں گِھری خلقت کا ھــادی ہے وہی رہبر
دکھی انسانیت کے واسطے تحفہ ہے دنیا میں

وہی ہے حق نما' ختم الــرّسل' اللہ نے جس کو
ہماری رہبری کے واسطے بھیجا ہے دنیا میں

اطاعت ، پیروی ، تقلید کی خاطر جو سچ پوچھو
وہی سیرت، وہی سنت، وہی اسوہ ہے دنیا میں!

ہے ترتیبِ جہاں میں اتّصال اِک اُس کی برکت سے
جو سارے شہروں کا سرتاج اِک طیبہ ہے دُنیا میں

کوئی ایسا نہیں ، کوئی نہ تھا ، کوئی نہیں ہو گا
وہی یٰسین ہے، مُزّمل و طٰہٰ ہے دُنیا میں

مواجہ کی سنہری جالیوں کا جو ہے نظّارہ
کِسی کو کب یہ فردوسِ نظر مِلتا ہے دُنیا میں؟

کرے وہ بات جس سے کھُل کے، کوئی ہم ثنا ایسا
ریاضِ بے ہُنر اِس باب میں تنہا ہے دُنیا میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دو چار دن جو رہا معتکف مدینے میں
وہ برگزیدہ ہُوا متّصف مدینے میں

کیا ہے جب بھی سفر اُس دیار کا ___ محسوس
کیا ہے خود کو بہت مختلف مدینے میں

خود اپنے پہ بھی نہ ظاہر تھے اِس سے پہلے ہم
ہوئے ہیں آپ پہ ہم منکشف مدینے میں

تناظر ایسا ملا اُس فضائے حیرت میں
ہر ایک چیز لگی مختلف مدینے میں

برائی دُور ہوئی ____ نیکیاں جہاں بھر کی
ہماری سمت ہوئی منعطف مدینے میں

چھٹی سیاہیاں تشکیک کی، ہر اک دل سے
رہا نہ حق سے کوئی منحرف مدینے میں

بیان اشاروں میں ہو گا نہ گنگ لفظوں میں
ہوئی ہیں حیرتیں جو منکشف مدینے میں

یہاں جو آیا دل اُس کا ہُوا گداز اسلوب
فضا جہان سے ہے مختلف مدینے میں

وہ سارا شہر حرم ہے، ریاضؔ ہم بھی وہاں
رہے ہیں چار چھ دن معتکف مدینے میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوئے مدینہ رواں درُودی ہزار ہا قافلے ہوئے ہیں
سحر ہو یا شام ختم سب درمیان کے فاصلے ہوئے ہیں

خیال میں ہے کبھی مواجہ کا دَر، کبھی جالیوں کی جھلمِل
تہجد انداز خلوتوں میں عجیب گلشن کھِلے ہوئے ہیں

بڑے ادب احترام سے سانس لے ہوائے مدینہ میں تُو
اِسی فضا میں یہیں کہیں سانس آپؐ کے بھی ملے ہوئے ہیں

کِرن سا پُل اک بنا ہُوا ہے خیال کی راہ داریوں میں
درُود کے لفظ لب پہ آئے تو دُور سب فاصلے ہوئے ہیں

ہَوا مہکتی نظر نہ آئے، چمکتی خوشبوئیں سن نہ پائیں
بصارتوں سے ہوئے ہیں شکوے سماعتوں سے گلے ہوئے ہیں

حضور کے نام سے جُڑے ہیں تلازمے ماں کی لوریوں کے
زباں میں الفاظ اپنی بنیاد ہی سے ایسے ملے ہوئے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لگتا ہوں اپنے آپ کو الفت نگارِ نعت
صبحِ ازل سے روح ہے مدحت نگارِ نعت

دُوری ہو یا حضوری ، ادب حال مَیں رہوں
ہو سانس سانس میرا اردات نگارِ نعت

مجھ کو اِسی قبیلے سے پہچان دی گئی
میرا نسب ہے کہ ہوں مَیں نسبت نگارِ نعت

تمثال میں بیاں کروں اوصاف آپؐ کے
کوشش تو ہے یہی بنوں صورت نگارِ نعت

آمیزِ نعت میں کروں شوق اپنا اس طرح
فرمائیں مجھ کو سارے محبت نگارِ نعت

مبروک باد اُس کو جو اِس عہدِ نعت میں
ہے رحمتِ خدا سے سعادت نگارِ نعت

کتنا بڑا کرم ہو خُدا کا جو حشر میں
کہلایا جاؤں (کاش!) اِرادت نگارِ نعت

بارے میں اُس کے، کیا ہمہ رحمت رسولؐ ہے!
ہے خوش گمان مجھ سا بھی لکنت نگارِ نعت

بیتاب میری روح ہے جس کے لیے ریاض
کیا جانے ہے کہاں پہ وہ غایت نگارِ نعت؟

۞

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا اس سے بڑھ کے ہوگا بھلا اختصارِ نعت
ہر اسمِ پاک آپؐ کا ہے صد ہزارِ نعت

ہو باطنِ محمدؐ و احمدؐ کا رازیاب
جاری ہے کیا تسلسلِ الف آبشارِ نعت

جن کا نزول عرش سے ہے فرش تک، خوشا!
اور درمیاں کی وسعتیں ہیں ہمکنارِ نعت

نعتیں جہان بھر کی اُن اسماء کی ہیں عطا
بنیادِ ہر ثنا ہیں یہ آئینہ دارِ نعت

یہ اصلِ متن باقی تمام اِس کے حاشیے
ہم نعت کار سارے ہیں تشریح کارِ نعت

دو حرف ان مصادرِ مدحت سے لے اڑیں
یہ بھی بہت ہے گر ہوں خلاصہ نگارِ نعت

کرتے ہیں سب طواف اِن اسماء کے گرد ہی
تشریح کار ہوں کہ ہوں تلخیص کارِ نعت

معراج اپنی سعیِ ہنر کی کہوں اُسے
دو پَل کو بھی جو ہو سکوں خدمت نگارِ نعت

مجھ کو یہ لگتا ہے مری قسمت میں بالخصوص
روزِ ازل سے لکھّا گیا 'خواستگارِ نعت'

خوشنود باد! ذوقِ ثنا گوئی کو جسے
رکھّا ہے رب کے لطف نے پُر افتخارِ نعت

کیسا شرف ہے' کیسی بزرگی ہے' کیا مقام!
کس درجہ کا ہے مرتبہ اے دستکارِ نعت!

کیا منصب علاءٔ ملا ، تجھ کو خیال کر
اے فرّخِ ثناگری! اے شادکارِ نعت!

رہوارِ ذکر و جذب و ہنر رکھ مدینہ رُو!
اے خوش خصالِ مدح! اے مدحت شعارِ نعت!

سدرہ کا اپنے دل میں تصور جما ذرا
لا آنکھ میں تو رہگزرِ زرنگارِ نعت!

آمیز روشنائی میں ہوتے ہیں جس کے اشک
وہ کامیابِ نعت ہے وہ بختیارِ نعت

کچھ پل حرم مثال فضا ذہن کی ہوئی
ہر منظرِ خیال ہُوا خوشگوارِ نعت

آیاتِ نور کے ہوئیں تابع جبلّتیں
اعصاب کا نظام ہُوا سازگارِ نعت

کر اپنے ذوقِ نعت کو نورانیت سپرد
جی اپنے شوق کو تُو بنا کر حصارِ نعت

ابعاد سینکڑوں ہیں ہر اک وصفِ نُور کے
لبریز حیرتوں سے ہیں کیا کیا سِفارِ نعت!

کیسے کُرے ہیں راہ میں کیا کہکشائیں ہیں؟
دیکھ اے سفیرِ روشنی! اے کاردارِ نعت!

تُو ہو رہا ہے کیسی تجلّی کا رازیاب
مبروک باد و آفریں! اے پیش کارِ نعت!

حرمت رہے خیال میں اِس بارگاہ کی
اے منزلت شناس! اے آگاہ کارِ نعت!

حد درجہ احتیاط ، ادب کا خیالِ خاص
اے نام آورِ ہنر و نامدارِ نعت

اُسوہ دل و ہنر میں اُتار اُس کریمؐ کا
گر ہونا چاہتا ہے دِلا! مایہ دارِ نعت

ہو بال بھر نہ دُور ثنا کی اساس سے
رکھ سیرت حضورؐ پہ اصلِ مدارِ نعت

ہر لفظِ نعت ، اشکِ تہجد سے دھو کے لا
تیری طلب اگر ہے تُو ہو پایہ دارِ نعت

کس کو ثنائے خواجہؐ پہ ہے دسترس یہاں
حاصل ہُوا ہے کس کو بھلا اقتدارِ نعت

پھیلی ہے آسماں کے ستاروں کی طرح یہ
کس نے کیا ہے' کون کرے گا شمارِ نعت؟

یہ ہے دعا ___ کلام مرا ارجمند ہو
جو نعت بھی مَیں لکھّوں' ہو وہ شاہ وارِ نعت

ہے آستانہ اظہرِ گیلانی اے خوشا!
دربارِ عامِ نعت گرانِ دیارِ نعت

مقبولِ خاص و عام ہو ایسا چلے_رحیم
اِس نُورگہ سے سلسلۂ آبدارِ نعت

ماحولِ عصرِ نو کو جو مہکائے، اس طرح
پھیلے یہاں سے زمزمۂ کیف بارِ نعت

خوش آمدید! آئے جو حُبّ دارِ نعت دوست
دن ہو کہ رات وَا ہے ہمیشہ دیارِ نعت

ہر اہلِ شہرِ نعت کی ہے یہ دُعا ریاض
ہر گوشہ اِس دیار کا ہو خُلد زارِ نعت

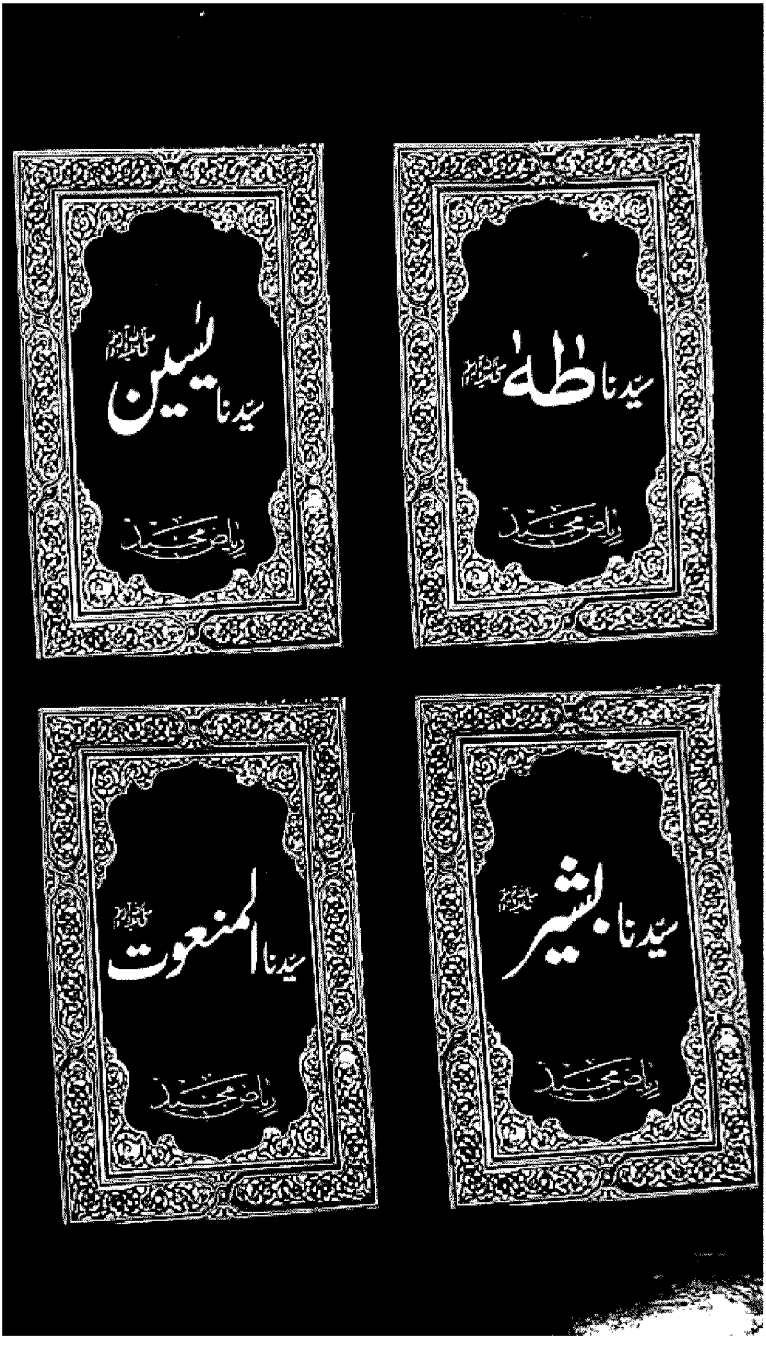
سیدنا طٰہٰ
ریاض مجید
سیدنا یٰسین
ریاض مجید
سیدنا بشیر
ریاض مجید
سیدنا المنعوت
ریاض مجید